الٰہی تا بود خورشید و ماہی چراغ چشتیاں را روشنائی

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام برکت فرجام

مجموعہ کلماتِ قدسیہ

مؤلفہ

سید عبد اللہ شافعی چشتی

حسبِ فرمایش مولوی سید عبد العزیز شافعی دہلوی

در مطبع بلالی پریس ساڈھورہ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی امّا بعد محتاج رحمت الٰہ بندہ سیّد محمد عبد اللہ شافی چشتی اپنے دوستون عزیزون علی الخصوص اپنی اولاد کو کچھ اپنی سرگزشت اور اپنا حال سناتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ مجھے سنّ شعور اور ابتداء بلوغ سے اتباع شرع شریف کا حسب وسعت وحوصلۂ خود خیال رہا ہے اس اتباع نبی کی برکت سے خداوند کریم نے میرے دل مین صوفیاء کرام کی محبت ڈالی جو صوفی نیک سیرت متبع شریعت ملا اُسکی صحبت اور خدمت کو غنیمت جانا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے ایک شیخ کامل مکمل سے ملوا دیا۔ وہ شیخ حضرت خواجہ محمد عبد اللہ امروہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت قطب الاولیاء حافظ محمد موسیٰ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ خاص تھے انکے فیض صحبت سے دل شاداب اور سینہ سیراب ہو گیا۔ اس عاجز کو حضرت ممدوح نے شرف بیعت سے مشرف فرما کر سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ مین داخل کیا اور وقتاً فوقتاً اذکار و اشغال جو پیران چشت کے معمولات سے ہین تعلیم فرماتے رہے باوجودیکہ یہ عاجز انگریزی ملازم دُنیا کے کامون مین پھنسا ہوا اور تعلقات کی زنجیرون مین جکڑا ہوا تھا مگر اُس شیخ کامل کی برکت سے ہمیشہ معمولات خاندان کا پابند رہا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک اور حضرت موصوف اس عاجز سے ایسے خوش رہے کہ خلافت عطا فرمائی اور مجاز کر دیا حضرت خواجہ صاحب کا تصرف اور قوت کرامت اس حکایت سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ بمقام شملہ خواجہ صاحب اور یہ عاجز اور چند درویش ایک کمرہ مین بیٹھے ہوئے تھے

بارش ہو رہی تھی یکایک بادل کڑکا۔ بجلی گری اور اسی کمرہ مین جس مین ہم سب بیٹھے ہوئے تھے گھس آئی اور ایسا کڑاکا ہوا کہ آس پاس کے مکانات مین کئی شخص مدہوش ہو گئے اور مین سہم کر خواجہ صاحب کے زانو پر سر رکھکر لیٹ گیا خواجہ صاحب نے وفور شفقت سے میرے اوپر ہاتھ رکھا کہ جس سے میرا اضطراب دُور ہوا۔ ایسے وقت حضرت خواجہ صاحب کو ذرہ اضطراب اور کچھ پریشانی نہین ہوئی بلکہ بجلی جو بار بار قریب تر آتی رہی اوسکی طرف پائے مبارک سے بطور ٹھوکر کے اشارہ واپسی کا فرماتے رہے۔ کئی سیکنڈ یہی نوبت اور کیفیت رہی آخر وہ بجلی دیوار پختہ کو توڑ کر نکل گئی اور سب طرح سے خیریت رہی ہر چند حضرت ممدوح کی برکت سے یہ عاجز معمولات اور اوقات کا پابند رہا۔ مگر خطرات کما حقہ دل سے دُور نہ ہوئے تھے اور چاشنی فنا کا مزا بخوبی نہ چکھا تھا کہ حضرت پیر و مرشد خواجہ صاحب نے وفات پائی۔ مُدتون بے قرار رہا عرب شریف کا سفر کیا وہان کے بزرگون سے ملا اور دردِ دل کہا مگر ازالۂ مرض نہ ہوا آخر حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً ہی کے طفیل سے عنایت ایزدی اور فیضان لم یزلی نے دوسری شکل مین جلوہ فرمایا یعنی حضرت سیّد شیخ کامل عارف باللہ حافظ محمدؐ صابر علی چشتی صابری رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سر پر دستِ شفقت رکھا۔ اُنکی دولتِ زیارت نصیب ہونے پر خطرات کا بالکل استیصال ہو گیا۔ مضمون سکینہ اور طمانیت نے دلِ حزینِ مسکین مین قرار پکڑا۔ بعض مکتوبات حضرتِ ممدوح کہ جن سے میرے دل کو سکون وراحت اور جمعیت واستقامت حاصل ہوئی ہے اپنے دوستون اور

طالبون کے واسطے شائع کرتا ہون ۔ حضرت حافظ صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور کمال کے اثبات مین یہ امر کیا کم ہے کہ آپکی وفات سے پندرہ مہینے کے بعد مولوی حافظ سید ستار حسن منگلوری رح نے مزار شریف پختہ کرانے کی غرض سے آپ کی قبر شریف کو لحد تک دونون جانب سے بغرض دیوار اٹھانے کے کھدوایا اتفاقاً بلا قصد لحد کھل گئی کفن شریف کے دیکھنے والون نے ایسا دیکھا کہ گویا آج ہی پہنایا ہے ذرہ دھبہ تک نہ آنا اور پندرہ مہینے کا گزرجانا کیسی روشن دلیل انکی ولایت اور مقبولیت کی ہے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

حضرت پیرو مرشد خدا آگاہ خواجہ محمد عبد السلام امروہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ولی نعمت عارف باللہ حافظ محمد صابر علی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ دونون سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بزرگ ہین دونون کے سلسلے حضرت قطب الاولیا شیخ محمد صادق محبوب الہی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتے ہین ۔ حضرت محبوب الہی کے دو صاحبزادے دونون اپنے وقت کے قطب اور حضرت ممدوح کے خلیفہ تھے ۔ حضرت بندگی شیخ داود جی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ محمد جی رحمۃ اللہ علیہ اول سے حضرت غوث زمان شاہ بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ جاری ہوا اور دوم سے حضرت شیخ جمال قطب رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ جاری ہوا سلیہالی شریف مین اسی سلسلے کے بزرگون کے مزار ہین حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کا شجرہ بھی عطا فرمایا تھا جسکا اثر اور فیض مینے اپنے حوصلہ سے زیادہ اٹھایا اور بہت مشکلات مین مینے حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا محبوب الہی قدس سرہ کو معاون اور مددگار

پایا - اور مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ علیہ کے زیر سایہ میرا مکان اور وطنِ اصلی یعنی عرب سرائے ہی وجہ تسمیہ عربسرائے کی یہ ہے کہ حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بی بی جب حج کو گئی تو چند ساداتِ عرب کو اپنے ہمراہ لائی اور ایک جگہ قریب حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی مین آباد کر کے اسکا نام عربسرائے رکھا غدر سے پہلے تک پُرانے عرب اور مستورات عربی بولتی تھین اور سب شافعی المذہب تھے اور یہ بستی خوب آباد تھی مگر اب آبادی کم ہوگئی - اس عاجز اور اس عاجز کے برادرزادے سید محمد محسن اور دو چار عزیزون کے گھر سادات مین سے باقی رہ گئے ہین -

اسکے بعد گیارہ مکتوبات حضرت شیخی عارف باللہ حافظ محمد صابر علی رحمۃ اللہ علیہ کے طالبانِ طریقت کے واسطے شائع کرتا ہون کہ ان کو پڑھ کر فائدہ اُٹھاوین اور مجھے دُعاے خیر سے یاد رکھین -

اور پانچ خطوط اپنے عزیز رفیق مولوی حافظ مشتاق احمد صاحب انبٹھوی کے بھی جو مجھے پسند آئے تھے انکے ساتھ لگا دیئے کہ بہت مفید ہین اور ایک خط ابو کوکے عبدالستار صاحب مرحوم کا آخر مین اسواسطے رکھا ہے کہ اس سے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور ولایت ثابت ہے کہ بندرہ مہینے کے بعد مزار شریف کھولا گیا کفن تک میلا نہ ہوا تھا ؎ ہر کہ خواند دُعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم *

مکتوبِ اوّل

حق حق حق

دو ہمدم را چو با ہم شان حساب است   اگر توئی میان باشد حجاب است

عربسرائے ... ہجری مین حاجی بیگم نے بنوائی اور عربون کو آباد کرکے اسکا نام عربسرائے رکھا

بعد حمد و صلوٰة بخدمت برادر دینی محب یقینی سیّدی آرام جانم برادرم
مولوی سیّد محمد عبد الله شرفه الله فی الدارین - سلام و دعا از کاتب حروف
مطالعه نمایند الحمد لله که خیریت طرفین حاصل - پُر ظاهر است کسانیکه از مذاقِ
عرفان و ایقان بهرهٔ وافی و نصیبهٔ کافی دارند بخوبی میدانند که منتظم کائنات
و مهتمم مکوّنات جلّت حکمته و عمّت نعماءه جمیع موجودات را بکمال حکمتِ بالغه
خود آفریده و انسان که خلیفة الرحمٰن است جامع جمیع صفاتِ کونیه آلهیّه است
از دو جوهر از مکمنِ بطون بمنصهٔ شهود آورده و آن یکے علوی است و دیگرے سفلی
پس عالمِ سفلی را که مملو از مادهٔ چهارگانه و اخلاط صفرا و سودا و بلغم و خون از نیهم
مرکب ساخته پس هر وقتیکه درین اخلاط قصورے و فتورے راه یابد احتیاج
به طبیبِ جسمانی مے افتد و آن حسب رائے خود بذریعهٔ نبض و قاروره و علامات
و اسبابش در ازالهٔ مرض میکوشد حتی که نتیجهٔ کوشش او همین است که مریض
صحیح و سالم شده باز بحدّ اعتدال خود می آید و همچنین حکیمانِ الٰهی و طبیبانِ
روحانی اند که چون طالبِ صادق و مرید با اخلاص بأذیالِ عاطفتِ ایشان
سایه گزین میشود حسبِ لیاقت و استعداد او در ازالهٔ امراض باطنی و قساوتِ قلبی
مثل حرص و طولِ امل و حسد و حقد و بخل علی هذا القیاس جملهٔ صفاتِ مذمومه را
و اوصافِ ذمیمهٔ بشریت را بیخکنی مے فرماید و بجایش توکل و تفویض و حسن خلق
و خالی بودن قلب از غیر و غیریت چنانچه باید جد و جهد میسازد چون از عنایاتِ
الٰهی و توجه پیران عظام متخلق باخلاق اولیاء الله میگردد همچنین رفته رفته
بصفاتِ انبیا و متصف بصفات الٰهی میشود حالا غور باید کرد و باید فهمید که چه بود

کما فی الاحادیث الله کریم مرحومه کو جنت الفردوس مین جگه دے ۱۲ منه

وچه شد اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَةً در شانِ او صادق ورنه نام انسان
بر صفات سبعی وبهیمی که اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ نقد وقت ایشان
هست. بکجا راست می آید پس مناسب که شبانه روز همین شغل که نفی خود و اثباتِ
حق چنانچه باید بکوشند و درین آرزو دست و پا زنند که ع با کریمان کارها
دشوار نیست ❊ خدا اکند که آن برادر هم بزمرهٔ اولیاء کرام و بزرگانِ عظام
بشمار آید و این ناکاره هم یکے از جاروب کشان و کاسه لیسان پیرانِ عظام
چنانچه باید نامزد ایشان گردد ربّنا آمین - از حاضر الوقت برادرم مولوی
عبدالستار و برخوردار محبوب احمد سلام نیاز - همشیره صاحبه اعنی والدهٔ عبدالغفور
را دعا - از خاکسار ذرّهٔ بیمقدار عبدالستار پس از طۓ مراسم عرفیه مشهود رائے
مکرمت پیرائے باد - در مفاوضهٔ سامی آنچه که نسبت این ناکاره خلائق نوکریز
قلم عنایت رقم بود اعزاز و اکرام فرمود - آرے اگر برین آستانهٔ عالیه جبین
سائی میسّر آید از هزاران جان و جهان دریغ نشاید چه که این آستانه ایست
که اگر قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات‌ش خوانند بجاست و سبحانِ ملأ اعلی اگر بخاکش
جبین نیاز سایند رواست امّا از بس که اندرین کوچه بادِ استغنا مے وزد و مملکتِ
دو جهان بجوے نمے ارزد تا بدین کمینه غلامے چه سزد زشتی اعمال و خرابیٔ
افعالِ خود اگر طراز م در عمرِ خضر بصد طومار نه پردازم فَرِیقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیقٌ فِی
السَّعِیْرِ کمر شکن همّت جانبازان و سر تازان هست کامیابی و بهره اندوزی را
حصّهٔ ازلی باید تا از خوانِ توجهات پیران کبار رکه رباید ❦
بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق گر ملک باشد سیه هستش ورق

یاد دارم کہ اعلیحضرت دام مجدہم میفرمودند رباعی

مارا نہ مرید و رد و رد خوان مے باید
نے عابد و نے حافظ قرآن مے باید
دلدادہ و ہم سوختہ جان مے باید
آتش زدہ بجان و مان مے باید

آہ آہ ندانم کہ سوختہ جانے و آتش زنے کرا نامند و حال آنکہ این دولت را منحصر برکسب و عمل نداشتہ اند بلکہ محض نتیجۂ افضالِ بزرگانِ دین ہست جملہ جانبازان در ینجا نالیدہ اند و ہیچ راہ روی رہائی غیر از افضالِ خداوندی نہ سگالیدہ اند این داستانے ہست کہ پایانے ندارد مختصر اینکہ این ناہنجار را نیز یکے از کمترین خادمان تصور یدہ از بذل الطاف محروم نگذارند و بوقت خاص از دُعاے خیر در حقش دریغ ندارند۔ آرزوے ملاقاتِ سامی جاگزین دلِ حزین ہست خدا کند کہ بخیر و خوبی دست دہد والتّسلیم مع التّکریم

مکتوب دوم

یک زمانہ صحبتِ با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیا
گر شوی دُور از حضور اولیا
در حقیقت دُور گشتی از خدا
انبیا و اولیا را حق بدان
سرِ مخفی کردہ ام با تو بیان

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت برادر دینی سیّدی آرام جانم اخوی مولوی سیّد عبد اللہ صاحب شرّفہ اللہ فی الدارین۔ ذاکر القلب قاصر اللسان زاویہ نشینِ خمول ناکامی زلّہ ربائے چشتیہ قادریہ بندہ محمد صابر علی کہ خالی از درد محبت نیست پس از مراسم عرفیہ سطرے چند نوشتنی مے نگارد مکاتبۂ شریفہ و ملاطفہ لطیفہ

خدمت اخوی اسمی نیاز مند وصول آوردہ برمرقومۂ خود کماہی آگاہی داد -
واضح باد کہ این خانمانان برباد دادہ واز رسومات دنیا دور افتادہ مُدت العمر
درین شغل کہ آنرا سیر سلوک میگویند بسر بُردہ درین راہ دشوار گذار ہیچ چیز
محتشم تر و دلکشا تر و نزہت افزا تر بجز صحبت و تصور مرشد برحق نیافتہ
این امر اظہر من الشمس ست کہ آنچہ مقتدائے طریقت گذشتہ اند و موجود ہستند
و خواہند گذشت ہمبرین مسلک بودہ اند و خواہند بود - سبحان اللہ عجب
راہے ست راہِ خدا و عجب طریقے ست طریق الی اللہ کہ چون مستمر شد بصحبت
مرشدِ خود قرار میگیرد و جملہ عادات و حرکات و سکنات خود را فنا میسازد
و بجایش جنبش و آرامش و گردش مرشد برحق اثبات میکند یعنی خود را
فانی مطلق و نسیاً منسیاً مے نماید و بجائے آن نیستی جامۂ ہستی شیخ مے پوشد
کہ آنرا در اصطلاح صوفیہ فنافی الشیخ میگویند مکمل و متمم مے گردد چون
تبدل صفاتِ ذمیمہ بصفات حمیدہ شیخ مبدّل گرداند باخلاق اولیاء اللہ
موصوف گشت زان بعد بمقام فنافی الرسول مے آید و مبدل بصفات انبیاء
و رسل میگردد و بعدہ بمقام فنافی اللہ و بقا باللہ فائز میگردد و تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ
اللہِ و متصف بصفات اللہ میگردد یعنی چون از صفاتِ بشریت محو و متلاشی
گشت بصفاتِ الٰہی مشرف گردد اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللهُ - اشارہ
ازین مقام ست - خدمت اخوی غور فرمایند کہ چہ بود و چہ شد یعنی ذرہ
آفتاب و گدا سلطان و مور سلیمان و این تشبیہات و تمثیلات برائے
تفہیم عوام ست ورنہ آنجا بجز حیرت و تحیر ہیچ نیست عرف من عرف و ذاق

وَذَاقَ مَنْ ذَاقَ مرجو کہ چون درین راہ قدم نہادہ اند مردانہ وار بلکہ مثل شیر مردان مرد میدان شوند و کلاہ استقامت بر سر پوشیدہ و پا تا بہ رضا و تسلیم در پا کردہ و کمر ہمت بر میانِ جان بستہ مبارز این میدان شوند باز خود را بہ بینند کہ چہ بودم و چہ شدم خَیْرُ الْعَمَلِ اَدْوَمُہَا کلام نبوی علیہ افضل الصلوات والتسلیم است و آنچہ نوشتہ اند کہ شاید از بار بار تحریر ناراض شوند نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ این تکرار را در حقِ راقم قندِ مکرر دانند و این تذکرہ را حیاتِ ابدی پندارند ؎

خوش آن دل کہ دارد تمنائے دوست — خوش آن کس کہ در بندِ سودائے اوست

و ہر گاہے کہ فرصت شود مطالعہ کتبِ تصوف مثل مکتوبات قدوسیہ و فوائد الفواد و اقتباس الانوار و نفحات الانس و ہر کتابے کہ مثل اینہا باشد ضرور بالضرور میکردہ باشند کہ خالی از منفعت نیست و اگر در کدامی مقام خرخشہ و خدشہ عایدِ حال گردد ازان آگاہی ضرور است کہ حلِ آن کردہ آید۔ زیادہ زیادہ است +

مکتوب سوم

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر — آنکھ اپنی ہو لفافہ خط پر لگی ہوئی
قاصد جو تجھ سے پوچھے تو کہدیجیو یہ حال — سینہ مین سانس آنکھ ہی در پر لگی ہوئی

بعدِ حمد و صلوٰۃ

بخدمت بابرکت برادرم دینی سیدی آرام جانم مولوی سید عبداللہ اَوْصَلَہُ اللّٰہُ اِلٰی مَا یَتَمَنَّاہُ ذاکر القلب بندہ محمد صابر علی صابری الامامی عفی عنہ کہ ہر دم جویان و پویان در حریم سینۂ دل محبوب حقیقی است ؎

تو اندر منزلے دریاب ای دل — مگر تو رفتۂ در خواب ای دل

توانند منزلی و دل ندانی + دل و جان و دلی و دل ندانی

سُبْحَانَ اللهُ او سبحانہ تعالیٰ بکمالِ شفقت میفرماید مومنانِ اُمتِ محمدیہ را و بشارت پُر اشارت میدہد وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ و دیگر جا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ در طلب دامان طالبان چہا چہا گوہر کہ نہ ریختہ و کدام کدام جواہر زواہر کہ بر فرق عاشقانِ صادق نہ بیختہ ۔ ازینجاست کہ طالبان را طلب دل آرام در ہر منزلِ و مقام واجب ہست و سکون و آرام حرام اَلسُّکُوْنُ عَلٰی اَوْلِیَائِہٖ حَرَامٌ زبان زد خاص و عام ہست ۔ اگرچہ ذاتِ بحت کہ در ہودج کبریائی بر اوج عزت علوی ہست و وجود و مقام طالبان در حضیضِ فرلتِ سفلی ہست ۔ مطلوب را حلول و نزول از عالم کبریائی جائز نیست و طالبان را صعود و ترقی مقام اعلیٰ ممکن نے ۔

نیست کس را از حقیقت آگہی جملہ میرند با دستِ تہی

انبیاء علیہم السلام بقدر استعداد خود و اولیا بقدر قابلیتِ خود طلبگار مے شوند پس بالضرور باید کہ این وجود مطلق کہ فانی نما معلوم مے شود خود را از قیدِ ہستی برہاند وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ را بدرقہ راہِ خود نمودہ متمسک بعروۃ الوثقیٰ سلاسل حضرت پیرانِ عظام بودہ رہگرائے عالمِ حقیقت کہ کنایہ از طے مقامات سیر سلوک ہست باید بود زیرا کہ گفتہ اند ؎

مورِ مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد دست در پائے کبوتر زدہ ناگاہ رسید

الحاصل باوصفِ کثرتِ کار و مشغولی باموردنیوی باز رجوع طریق الی اللہ کہ ایمائے از تصور برزخ شیخ کہ مربی وقت ہست از مغتنمات شمردہ شد خدا کند کہ آن برادر بمنصب رسیدگان رسد و بزمرۂ صدیقین و اصحاب الیمین بشمار آید رَبَّنَا اٰمِیْنَ

کشش و جذبِ محبت ایشان بدرجہ استیلا آوردہ کدام شب نیست کہ خود را ہمراہ خود
یعنی آن برادر رامی بینم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ امید کہ این مذاق چنانچہ باید ترقی دہند
از ینجا ہم از توجہ و ہمت دریغ نخواہد بود و آن چنان دیدہ پیدا کنند کہ ربوبیتِ او
بینند و دل آنچنان کہ عبودیت او گزینند و نفسِ آن کہ حلقۂ اطاعت او در گوش کنند
و جانے کہ زہرِ حکمتِ او نوش کند فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ کمر شکنِ مردان ست
نہ بازیٔ کودکان اگر توفیقِ رفیقِ ہدایتِ الٰہی گریبان گیرِ وقت ست ان شاء اللہ
تعالیٰ عنقریب تمناے دلی و استدعاے قلبی فائز مے شوند زیراکہ آن برادر صاف
در صاف ست کہ کدورتہا و لوث و غبارِ سوءِ عقیدت را ہرگز ہرگز در و گنجایش
نیست و نخواہد بود نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ارشادِ مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ
والسلام ست و علاوہ ازین چون روی در میدان مبارزان حق و سرہنگان بارگاہ
مطلق بیاید بتوجہ شان رنگِ ایشان میگیرد و شائستہ محبت و مصاحبت میگردد
و از مطالعہ نمودن کتاب مکتوباتِ قدوسیہ پیراہن پیراہن برخود بالیدم این طلب
و این خواہش مبارک باد خداوند کریم بر جادۂ پیران عظام ثابت و مستقیم داشتہ
کامروائے نشاتین گرداناد۔ از حاضر الوقت محبوب احمد آداب نیاز۔

مکتوب چہارم

لَا اٰدَمَ فِی الْکَوْنِ وَلَا اِبْلِیْسُ ۔ لَا سُلَیْمَانَ فِی الدَّھْرِ وَلَا بِلْقِیْسُ
فَالْکُلُّ عِبَارَۃٌ وَّاَنْتَ الْمَعْنٰی ۔ یَا مَنْ ھُوَ لِلْقُلُوْبِ مِقْنَاطِیْسُ

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت برادرِ دینی سیدی آرام جانم مولوی سید عبد اللہ صاحب
اَوْصَلَہُ اللّٰہُ اِلٰی مَا یَتَمَنَّاہُ خاکروب آستانہ عالیہ سرکار صابریہ بندہ محمد صابر علی عفی عنہ

کہ از زلّہ رُبایانِ خوانِ صابریہ قادریہ ہست بعد طے مراسم عُرفیہ مدعا نگار ہست
سامی صحیفہ بعبارتیکہ جان و رُوح و دل ازان یکے مفہوم میشد و این اعتبارات
ظاہری را نفی مے ساخت وصول آوردہ مسرور الوقت فرمود سُبحان اللہ
کیا اچھا مضمون سامی ہے کہ دُوئی سوز و یگانگت اندوز ہے وہ یہ ہے
کہ آج میرا خط میرے نام آیا اوس سے کمال خوشی ہوئی سوچتا ہون کہ کسکا
جواب کسکو لکھون آخر کار یہ قرار پایا کہ اپنا جواب آپکو تحریر کرون گویا اسوقت
بالمکالمہ گفتگو ہو رہی ہے۔ بدیدن این فقرہ چھا چھا کہ چاشنی محبت نہ چشیدم
و کدام کدام لذتِ رحت افزا کہ نہ برداشتم مزید باد ھَلْ مِنْ مَّزِیْد باد
برادر من بگوش جان باید شنید کہ مراد و مرید یکذات اند اگر در عبارت دُو
مے نماید ہر کہ دُوئی بیند در خروش ہست و ہر کہ یک می بیند خاموش ہست
و ہر کہ ہیچ نمی بیند مدہوش ہست و ہر کہ می بیند و می پوشد با ہوش است
و اینہمہ رنگہاے اوست و این جائیست کہ درمیان آید و زبان بمدحش کشاید
بلکہ ہمون ہست کہ در بحر بے پایان حیران مے نماید آن کہ سرور عاشقان بود
و محبوب کل فی الکل در شانش چہ لطف میفرماید و از راہِ بے نیازی ناز و نیاز
یعنی میگوید یعنی اے محمد تو از ما قرار میجوئی و من از تو بیقراری میخواہم ہر کہ نالید
اینجا نالید اگر دانی و نیدانی این دم فرو دینہ کہ مے آید و بالینہ کہ میرود ہمیشہ
در ذکر ھُو میباشد یعنی در ھُو مے رود و در ھُو مے آید و این عطاے محض
حق سُبحانہ تعالیٰ ہست ہمہ کس را این عطیۂ کبریٰ و نعمتِ عظمیٰ حاصل۔
واے بر ما افسوس بر حسرت و غفلت ما یان از ینجاست کہ سر در عالم

و فخر اولاد بنی آدم می نالد و میگوید یَا لَیتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخلُق مُحَمَّدًا ۔ یعنی محمد را از محمد بردار که محمد را محمد حجاب آمد این تنِ کثیف از ان لطیف الطف که آن را دوئی و تنہائی میگویند انداختہ ورنہ این نکتہ باریک و غامض را بغور باید فہمید شعر چون آفتاب در رُخ ہر ذرّہ ظاہرم ✤ از غایتِ ظہور عیانم پدید نیست ✤ باید که ہر لحظہ و ہر لمحہ از طلب محبوبِ حقیقی غافل و عاطل نباشند که از آفرینش عالم ہمین مُدّعا ست در کل حال طلب مولیٰ فرض ست چہ در دُکّان چہ در مکان وچہ در سیر و سیاحت وچہ در صحرا و دشت ازین کار غفلت نورزند و برزخِ شیخ را که مربّی وقت ست در خویش بینند یعنی خویش را در شیخ و شیخ را در خویش معائنہ کنند و این را آئینہ خدانما بدانند فَهِمَ مَنْ فَہِمَ وَعَرَفَ مَنْ عَرَفَ سخن در پردہ مے رود آما محرمے باید که بشنود زیادہ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰے این خیرخواہ را ہم بصحت جان و سلامتی ایمان یاد دارند که مستحق ست از بندۂ گنہگار عبد الستّار که بآستانہ عالیہ حاضر ست و باستماع اوصافِ حمیدہ سامی غائبانہ اشتیاق ملازمت دارد و این کلام الہام التیام اعلیحضرت را بہ حیزِ تحریر آوردہ سلام و نیاز مشتاقانہ مے رساند و از جانب برادرم مولوی محبوب احمد صاحب و عزیز غوث الاسلام سلام نیاز قبول باد ✤

مکتوب پنجم

بخدمت برادر مکرم اخ معظم سیّدی آرام جانم برادر مولوی سیّد عبد اللہ صاحب زَادَ شَوقُہٗ بِاللّٰہِ ۔ دُعاگوے ظاہری و باطنی احقر العباد بندہ محمد صابر علی صابر سے الامامی سلام علیک کے بعد منظہر مرام ہے ۔ صحیفہ شریفہ ورود لایا احوال مرقومہ معلوم ہوا

تبدیلی عزیز عبدالغفور[1] کی سے رفع تردد اور حصول طمانیت ہوا - واراے جہان آپکی
تمام مرادات صوری و معنوی اسی طرح سے پوری کرے آمین - الحمدللہ کہ تیر دعائے
راقم بہدف رسیدہ اگرچہ دیرین ہوا مگر بقول قائل مصرعہ نگوگوی وگر دیر گوئی چہ غم
مرجو کہ آیندہ کو یہ حیات مستعار بیاد الٰہی گزرے - سید امتیاز علی[2] صاحب فقیر خانہ
پر پانچ یوم قیام کرکے روانہ وطن ہوئے خط آیا تھا کہ پچیسوین جنوری سے
خلوت اختیار کی ہے اس تخلیہ مین شغل ذکر نفی اثبات و یاہو و صوت سرمدی
وغیرہ کا مشغلہ رہیگا اور خوب مشق کرونگا مگر توجہ و ہمت مرشدی درکار ہے
جو کچھ واردات ہوتی رہیگی عرض کرتا رہونگا بس چاہیئے کہ تم بھی کمر ہمت باندھکر
جسقدر ممکن ہو یاد الٰہی مین مصروف رہو اور راقم آثم کو بھی دعاے خیر سے یاد
رکھو و مت بھولو اور رابطہ و واسطہ کو ترک نہ کیجیو تاکہ ثمرہ اوسکا مرتب ہواتی
خود دانا ہو زیادہ زیادہ ہے - سب کو حسب مدارج دعا سلام کہدیجو -
از برخوردار غوث الاسلام آداب -

مکتوب ششم

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت بابرکت برادر دینی سیدی آرام جانم خدمت اخوی مولوی
سید عبداللہ صاحب زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً - خاکروب آستانہ عالیہ صابریہ[3]
محمد صابر علی صابری الامی حصل اللہ مرادہٗ - پس از سلام مسنون محبت مشحون
کہ طریقہ بہجیہ رضیہ اہل اسلام ہست بمطلب می پردازد سامی صحیفہ بجواب
نیازنامہ نیازمند بقلم خاص خود چہرۂ وصول بہجت شمول آوردہ عینک خرمی
بر دیدہ و دل نہادہ و یاد از محبت اہل سلام داد اللہ تعالیٰ باین یادفرمائیہای

[1] سید عبدالغفور جامع اوراق کا منجھلا فرزند اور ... ۱۲

[2] سید امتیاز علی ... رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کو بھی اپنا مجاز اور خلیفہ بنایا ہے مقام مردھر مین اسوقت انکی صحبت غنیمت ہے بارک اللہ فی عمرہ و صحتہ و متع اللہ المسلمین بطول بقائہ ۱۲

[3] حضرت شاہ ... صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قطب اور حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے یہ نسبت ان کی طرف ہے ۱۲

دائم قائم دارد و کا مفرماے نشاتین گرداناد بالنون والصاد و پُر ظاہر ہست کہ خلاق عالم و منتظم کائنات جَلَّتْ حِکْمَتُہٗ وَعَمَّتْ نِعْمَاءُہٗ با بنی نوع انسان یکی پیوند خاص ازلی و لم یزلی کہ انفکاکش بکسے نوع ممکن الوقوع نیست مربوط نموده مثل مقناطیس للقلوب کشش و جذب در رگ و ریشہ اش دوانیده کہ مِنَ الْقَلْبِ اِلَی الْقَلْبِ روزنہ ۔ براے خاصان حق ہمین نقد وقت آمده ۔ مست بادۂ قیومی مولانا جلال الدین رُومی ازین اشاره میفرمایند ؎

روزنِ جانم کشادست از صفا | می رسد بے واسطہ نامِ خدا

حقّا ثم حقّا جمال جانان ہر لحظہ و ہر لمحہ بصداے ہویت در ہر شے طنطنہ اَنَا الْمَوْجُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ✤ میدمد ؎

بانگ مے آید کہ اے طالب کجا | جود محتاج گدایان چون گدا

پس اندرین صورت بر طُلّابِ حق فرض ہست کہ دمبدم و ہر ساعت در دریاے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ غوطہ زن باشند و از وجود خویش خلوت گزینند کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ از زبانِ فصاحت ترجمان کلام مصطفوی ہست صلے اللہ علیہ وسلم خلاصۂ کلام ہمین ہست در ہر جا کہ باشند چہ در بازار و چہ در گلزار و چہ در عدالت و کچہری و چہ در خانہ و اہل و عیال و چہ در سفر و چہ در حضر از طلب و یاد حق غافل نباشند کہ ہمین ارشاد ہست اگر یکدم از یادش غفلت رود شیطان صفت گردد اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً رمزیست غامض کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ یعنی از صفات بشری باوصاف الٰہی و از عادات ناسوتیہ بارادت لاہوتیہ مبدل گردد و ازین دُنیاے دنیہ

که نوش او همه سمّ قاتل آمیخته است و عیش او جمله طیش است مَهْمَا أمْكَنَ جد و جهد
بکار برند که بسیار رفت و اندکے بماند الحق که قافله بگذشت و ما هم بر سر راه گذریم شاید
که بذریعه و توسل پیرانِ دین و عظمائے اهلِ یقین که تمام سپه سالارانِ راهِ حق و
شاهبازان میدانِ بارگاهِ برحق بوده اند و خواهند بود صورتِ نجات و فلاح بظهور
آید که كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ نص قطعی است هوشیار باید بود و بر عبادت و زهد و
تقوی و طهارتِ خویش هیچکس نعم نباید آورد و نے نے غلط کردم و خود را براهِ کجی
سپُردم نوح ما و کشتیبانِ ما جناب رسول الثقلین صلوات الله علیه و آله وسلم
و پیرانِ پیر ما مخدوم علاء الدین صابر و محبوبِ سبحانی غوث الاعظم شیخ عبد القادر
جیلانی و خواجه خواجگان خواجه معین الدین سنجری است رحمة الله علیهم اجمعین
خوفے و خطرے نداریم البته از سابقه ازل خوفان و ترسان هستیم بهرحال گذشتیم
ازین و آمدم بر سرِ مطلب۔ هنوز انتظارے برخوردار عبد الغنی[1] کشیده شد نیامده حقتعالی
بخیر و عافیت داراد آمین و بخانه نور عین برخوردار محبوبِ احمد مَدَّ حَيَاتُهٗ فرزندِ نرینه
تولد شده است و باسم محمد مصطفیٰ موسوم گردیده آداب است البته میرساند اجابت باد

مکتوب هفتم

بعد حمد و صلوٰة بخدمت برادر دینی خلاصهٔ یارانِ طریقت سیّدی آرام جانم
برادر مولوی سیّد عبد الله صاحب طَالَ عُمُرُهٗ فِي سَبِيلِ اللهِ
کاتب الحروف خیر خواه صوری و معنوی موصول ظاهری و باطنی بنده محمد صابر علی سلام
مشتاقانه و دعاے مستجابانه رسانیده بمطلب مافی الضمیر میگراید۔ سابق ازین مبلغان
مرسله سامی درینحال که ارسال نموده اند همه ها نگاهداشته شد چونکه طبیعت راقم

[1] شیخ عبد الغنی صاحب اور ان کے سنجھلے فرزند اور صالح اور سعید تھے بچپن میں ملتوی اس سے چھوٹا شیخ عبد العزیز بہت نامور ایک دہلی میں ممتاز دونوں صاحب برادر اور فرمایا خدمت کمال عمر وارد ...

بباعث استیلاے ضیق و نزله صاحبِ فراش گشته بود ازین ممر در روانگی تعویق افتاد
حالا بازبر کز اعتدال شد عنقریب معه جمله عزیزان اراده فائزی بدربار سلطان الهند
خواجهٔ خواجگان علیه الرحمة والغفران نقش تصمیم پذیرفته هنگام تهیئه سفر گوشگزار
نموده خواهد شد الحق راست است خوانده را که خواندهٔ ازل است سرمایهٔ جمله سعادتها
در نامهٔ اعمال او مندرج میشوند چنانچه ازین حال ایشان ظاهر و مبین است که در
هر هر قدم عله عشر امثالها خیر و برکت نصیب آن برادر شدنی است الحمد لله علیٰ ذٰلک
و بحقیقت بدانند که طلبِ علم از جمیع فرایض فرض اوّل است و خلقتِ انسان برای
همین است در هر کاریکه باشند از نیّت و مشغولیٔ خویش غافل نباشند که اَلنِّیَّةُ
عَمَلُ الْقَلْبِ گفته اند کار جوارح دیگر است و کار دل دیگر نقل است که چون قابض الارواح
بر درِ دولتِ سرورِ عالم و عالمیان سردار دو جهان جناب رسول اکرم علیه افضل
الصلوٰة حاضر آمد التماس نموده که حسب الحکم رب العزّت آمده ام و آن جناب
بمشغولی مسواک بودند اگر اجازت باشد واپس گردم والّا هر چه ارشاد شود بجا آرم
حکم شد که تو کارِ خود کن و من کارِ خود میکنم پس ازین جا معلوم شد که در عین سکرات
موت از اعمال ظاهری و باطنی هم غفلت نباید ورزید آورده اند که چون آدم صلوات
الله علیه به بهشت در آمد و مسجود ملایک گشت شریعت گفت یا آدم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ طریقت گفت اِهْبِطُوْا مِنْهَا شریعت گفت زنهار زنهار نزدیک این
درخت نروی - طریقت گفت آتش در همه زن آدم گفت عالم بهشت آراسته
است و سامان خواجگی مهیّا مارا چند روزه در کلبهٔ احزان و خانه اندوه و غم بسر باید برد
[illegible] همه گروه غلمان و خادمان و چاکران و رضوان

اگر او نیست ہمہ نقش بر آب ہست **بیت** گر ہر دو جہان دہند ما را ✤ چون وصل تو نیست بینوائیم ✤ اینجا جگر مردان کباب میشود و سیل اشک از چشم عظاء دین و کبراء اہلِ یقین خون مے بارند شنیدہ کہ گفتہ اند چون شہباز محبت از آشیانہ عزت بر پرید بر عرش بگذشت عظمت دید رُو بگردانید و بر کُرسی رسید وسعت دید رُو بگردانید و بر آسمان رسید رفعت دید رُو بگردانید و بر دوزخ رسید حرقت و حسرت دید رُو بگردانید و بر جنّت رسید عشرت و راحت دید رُو بگردانید چون بر زمین رسید مسکنت و ذلّت دید جای بگزید و گفت کہ من محبتم درین خانہ محنت درمیان من واین جز نقطہ تمیز نبود - ای برادر این آب و خاک را کمتر نشمری ہر چہ ہست برای این خاکی نہاد ہست باقی ہمہ نقش بر دیوار اند اینجا افضل الاوّلین والآخرین سلطان السلاطین صلوات اللہ علیہ وسلامہ میفرماید و می نالد اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ سبحان اللہ این چہ خاصانِ حق و سرہنگانِ مطلق شدہ اند وہستند و خواہند بود - الی یوم القیامۃ کہ آن خلاصۂ موجودات ابو الارواح تمنّاے ہمنشینی وہم مجلسی ایشان می کند اللہ اکبر ؎ آن وَلی حق کہ خوی حق گرفت ✤ نور گشتہ تابش مطلق گرفت ✤ گر شوی دُور از حضور اولیا ✤ در حقیقت دُور گشتی از خدا ✤ سخن در پردہ می رود آما محرمے باید کہ بشنود اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا نقدِ وقت طالبان است زیادہ ازین زیادہ ہست - دولتِ عشق مزید باد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد ✤

مکتوب ہشتم

نہی صد دستہ ریحان پیشِ بلبل ✤ نخواہد خاطرش جز نکہتِ گل

چو دل با دلبرے آرام گیرد ز وصل دیگرے کے کام گیرد

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت اخی اعزّی سیّدی آرام جانم برادرم مولوی سیّد عبد اللہ اوصلہ اللہ الی غایۃ ما یتمنّاہ کاتب الحروف بندہ محمد صابر علی کہ بکسوت آب و گل پابند ہست ورنہ حقیقت الحقایق را کہ منشاء جملہ آفرینش ہمون ہست ہمون یا من لیس لہ الا ھو این پردۂ پندار را بر داشتہ گروے انچہ کرد مے الحق حقیقت محمدی زبانم میگیرد و میگوید مصرع گر سر برود سرّ تو با کس نکشایم ازان گذشتن خوشنما آمدہ بدعاے دولت سرمدی و نعمت ابدی کہ در صبح و مساست میگراید۔ سامی مفاوضہ صدور آورد برمرقومۂ خود کما ینبغی آگاہی داد اگر ہمبرین نہج ابواب رسل و رسائل مفتوح داشتہ از خیر و عافیت خود مسرور الوقت مینمودہ باشند تا از شجرۂ زندگانی بر کامرانی بدست آید کہ مدام دل و جانم جویاے اخبار اخیار آن سوی ہست مکرر آنکہ یک وقت متقرر کردہ باین طور مراقب باشند کہ قلب شیخ مقابل قلب من ہست و ازان قلب فیضان منبع حکمت الٰہی و اسرار ولایت و نبوت رسالت پناہی بر قلب من مثل نزول باران رحمت ریزان و بیزان است من القلب الی القلب روزنۃ ہمین سرّ مکنون ہست چنانچہ گفتہ اند ؎

روزن جانم کشادہ ست از صفا میرسد بے واسطہ نامہ خدا

زیادہ نوشتن فضول آن برادر خود ماہر و ضمیر آگاہ اند۔

مکتوب نہم

جذبۂ وصل بحدیست میان من و تو کہ رقیب آمدہ پرسید نشان من و تو

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت بابرکت برادر دینی سیّدی آرام جانم برادرم مولوی سیّد عبد اللہ

صاحب طالَ عُمرُهٗ فی سَبِیلِ اللهِ کاتب الحروف خاکپای درویشان بل ذرّهٔ کمتر
کوی ایشان بندهٔ محمد صابر علی عفی عنه ـ پس از سطے مراسم عُرفیه مُظهر مرام آنکه پیدا ست
که خلّاق عالم و نقّاش بنی آدم جلّت حِکمتهٗ وعمّت نعمائهٗ هژده هزار عالم
برای انسان از مکمن بُطُون بمنصّهٔ شهود آورده و انسان را که خلیفة الرحمن
است اِنّی جاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیفَةً ازان خبر می دهد ـ برای خود جلوه
داده تا که از مقامات تنزّلات عروج کرده بتدریج شائسته درگاه گردد و
آن کنایه از دریافت وشناخت حضرتِ باری عزّ اسمهٗ است و آن تعلّق
بقلب دارد ـ و قلب جوهریست که حُسنِ ازل ولم یزل پرتو افگنِ دل است
ازینجاست که گفته اند ـ نسبتِ آدم تمام نمیشود تا وقتیکه بمنزلِ دل نرسد و آنرا
در اصطلاح صوفیان گردش میگویند و چون طالب دران مقام میرسد بهر چیزے
که نظرے اندازد قلب ماهیت میگردد ـ شنیده باشی که در دست فلان شراب
شیر خالص گردید بزرگان دین گفته اند که اگر از مشرق تا مغرب همه روی زمین
مملو بحرام گردد عارف نخورد مگر لقمهٔ حلال یعنی تبدّلِ صفات خاصّهٔ عارف است
جمله اشیا بگردش دل عارف میگردد ـ پس باید که شب و روز هر لحظه و لمحه چه
در قیام و قعود و چه در کاروبار از مشاهده دلدار غافل نباشند که فَاذْکُرُوا اللهَ
قِیَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰی جُنُوبِکُمْ همها امکن درین بکوشند و جان بازند و جهان تازند
که خاصّه از خلقت انسان همین است نفی خود کنند و ماسوی الله نسیًا منسیًا سازند
و پاسبان و نگهبان دل شوند که آنچه درست در و است اگرچه او منزّه و مبرّا
از مکان است مگر پرتو حُسنش ازینجا یافته میشود ـ پس شبانه روز کافی الوجود

اِلَّا اللّٰہ را بنظر دارند و خود را در ہیچ شمار ندارند اغلب بامسرع اوقات شاہد مرام ہم آغوشِ اجابت گردد بعدہٗ زندۂ جاوید باید بود بحرمۃِ النبی و ربہ الودود و راقم را از خود غافل ندانند ہر ساعت و دمبدم ہمراہِ خود پندارند اللّٰہ معکم اینما کنتم نقد وقت طالبان است۔ ہمین دُعاست کہ بالعوض جاے نماز اللہ سبحانہٗ آن برادر را بر جادۂ شریعت و طریقت دائم قائم دارا دو بتاشۂ حقیقت و اشراقِ معرفت چنانچہ باید روزی گرداناد۔

مکتوب دہم

خونابِ جگر خور کہ شرابے بہ ازین نیست
دندان بجگر نہ کہ کبابے بہ ازین نیست

از کنز و ہدایہ نتوان یافت خدا را
سیپارۂ دل بین کہ کتابے بہ ازین نیست

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت برادرِ دینی مقبولِ اہل اللہ سیدی آرام جانم مولوی سید عبد اللہ اوصلہ اللّٰہ اِلیٰ مایتمنّاہ۔ کاتب الحروف مہجورِ صوری و موصولِ معنوی بندہ محمد صابر علی صابری کہ خالی از درد و محبت نیست پس از سلام و دُعائیکہ پروردۂ آغوشِ اجابت باشد مُظہرِ مرام آنکہ سامی صحیفہ کہ مشتمل بر بشارت فرخندہ اشارت ولادتِ باسعادت فرزند زادۂ سامی کہ خدا تعالیٰ او را بعمرِ نوح و سکندر طالع رسانا د رسیدہ مسرت بر مسرت افزود خدا گواہ است وَکَفیٰ بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا کہ باستماع این خبر بر خود بیالیدم الحمد للہ کہ نعم البدلِ آن کوہِ غم کہ عنقریب بپشت ہمہ وابستگان خمیدہ و خستہ گروہ بود مرہمے جہت اندمالِ آن جراحت بمقتضاے کمال بندہ نوازی فرستاد پس ہمین دُعاست کہ خداوند کریم در اولاد امجادِ سامی و نیز در مال و منال خیر و برکات زیادہ

از زیادہ ترقی دہاد و عروج فی الدارین و سُرخروئی فی الکونین چنانچہ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطنٍ حاصل کناد و آنکہ بمقتضاے کمال عقیدت و اخلاص امداد زاد راہ آستانہ فیض آشیانہ حضرت ہندالولی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند خداوند کریم جزاے خیر دہاد و رحمتِ خاصّۂ خود را برایشان ایثار کناد بحرمۃ النُّونِ وَالصَّادِ آمین ثم آمین بروقت ورود بہجت آمود گرامی نامہ برادر دینی و محبِّ یقینی مولوی مشتاق احمد و عزیزم مولوی محمد شفیع سلّمہ موجود بودند بدریافتِ حال ارادہ حاضری آستانۂ موصوف ایشان نیز عزم مصمّم و ارادہ مستحکم خود ہمراہی بندہ اظہار نمودند چنانچہ بصوابدیدہ راے آنعزیزان تا حصول رخصت مولوی مشتاق احمد توقف ورزیدہ شد و ہنڈوی معلومہ را امانتاً نگاہداشتہ شد۔ برخوداران محبوب احمد و غوث الاسلام و احمد شاہ و عزیزان طفیل احمد و عبد الستّار نیز ہمراہ خواہند بود۔ امید قوی است کہ بہ توجہات پیران کبار ما فی الضمیر فقیر چون بحصول مے انجامد نتیجہ حاضری آستانہ عالیہ حسب المراد دست می دہد چون موجبِ حصول این سعادتِ دارین آن برگزیدۂ اہل اللہ شدہ اند۔ ہر ہر قدم مایان کہ درین راہ خواہد افتاد بہ یقین دانند کہ درے از رحمت بر روی ایشان خواہد کشاد کہ بحصولِ رضاے کہ اہم مطالب طالبان و اقصاے مقاصد عاشقان است مساعیٔ جمیلہ بکار برند۔

مکتوب یازدہم

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت برادر معظم اخ مکرّم سیدی اکرام جانم برادرم مولوی سید عبد اللہ صاحب زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً۔ سلام مسنون ادا کرکے مُظہر مرام ہے

ملک مولوی محمد شفیع پسر حضرت عارف باللہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زادہ عالم فاضل ہیں۔ والد ماجد حضرت عارف ربانی خواجہ طفیل علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ و جانشین ہیں اور حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے بھی انکو خلافت عطا فرما دی ہے۔ موقت کے مشائخ میں ہیں بہت غنیمت ہیں لائق صحبت ہیں متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ

صحیفہ شریفہ عالی شرف ورود لایا احوال مرقومہ سے کماحقہ آگاہی پائی قادر علی الاطلاق نے پردۂ غیب سے سامان پیدا کیا ہے اسکو ضرور قبول و منظور فرماوین اغلب کہ ایسی صورتون مین سبکدوشی قرض سے بھی ہو جاویگی شب و روز راقم دست بدعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو بعمر طبعی پہونچا کر بمقاصدِ حسبِ دلخواہ فائز المرام کرے آمین۔ آپ نے لکھا تھا کہ کوئی شغل خاندانی تلقین ہو لازم ہے کہ بعد نماز تہجد یا قبل از تہجد دو رکعت صلوۃ العشق باین ترکیب کہ بعد فاتحہ اور سورہ کے بیس مرتبہ از قلب دم بند کرکے سُبحانَ اللہِ کہے اور رکوع و سجدہ و قاعدہ مین بعد تسبیحات کے دس مرتبہ کہے غرضکہ رکعتِ دوم مین بھی اسی طرح ختم کرے بعد سلام کے سات مرتبہ یہ دعا بحضورِ قلب پڑھے اسکی مداومت اور مواظبت سے معلوم ہوگا کہ کیا نعمتِ الٰہی ہے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَحْبُوْسَ مَحَبَّتِكَ وَ مَسْجُوْنَ عِشْقِكَ وَ مَفْتُوْنَ شَوْقِكَ وَ مَقْرُوْنَ قُرْبِكَ وَ مَجْنُوْنَ لِقَائِكَ وَ اَعْطِنِیْ دَاءَ مَحَبَّتِكَ یَا اَهْلَ الْمُشْتَاقِیْنَ وَ اُرْزُقْنِیْ دَاءَ مَحَبَّتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

مکتوبات عزیز رفیق مولوی مشتاق احمد صاحب انبٹھوی

چشتی صابری خصوصاً اس وجہ سے بھی عارف باللہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ کے مکتوبات کے ہمراہ لگا دیئے کہ مولوی صاحب موصوف حافظ صاحب کے خلیفہ خاص ہین اور یہ پانچون مکتوب میرے نام کے ہین ؕ

مکتوب اول

حضرت مخدومی و مطاعی دام ظلکم۔ آداب و نیاز۔ گرامی نامہ وارد ہو مشرف فرمایا

حضرت مخدومی نے جو ذکر اپنے مصروفیت اور تصور کا لکھا وہ تو بفضلہ تعالیٰ خودبخود پہلے سے موجود ہے باوجود کثرت تفکرات اس مین فرق نہین آیا یہہ محض اُسکا فضل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اوسکو ترقی ہی ہوگی اور جو ارادہ مانکپور شریف وغیرہ کا لکھا ہے تو بہتر اور اصلی خیال کا مؤید مگر حضرت مخدومی کی سخاوت پیدایشی اور وسعت داد و دہش روکتی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ جہان آپ یکطرفی خیال باندھکر بیٹھین گے وہین مانک پور۔ روپڑ۔ رام پور ہو جاوے گا اور یہہ کہنا زبانی ہی نہین بلکہ واقعی ہے اشغال و اذکار اپنے بزرگون سے جو آپ کو پہنچی ہوئے ہین اور جنپر آپ بفضلہ تعالیٰ سفر حضر مین مداومت رکھتے ہین وہ جامع اور مقبول اور موجب تقرب اللہ و رسول ہین ہان ایک بات کی ضرورت ہے وہ یہہ کہ طریق زہد تو آپ مین پیدایشی رکھا ہوا ہے اور اسکا فیض پہنچ رہا ہے پر مشرب قلندرانہ کی چاشنی مین کسی قدر کمی ہے کیا اچھا فرمایا ہے خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے ؎

صنما رہِ قلندر سزد ار بمن نمائی ۔ کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

یہہ دو جملے جو حضرت مخدومی نے دریافت فرمائے یہہ اسی مشرب کے متعلق ہین بے انتہا سوز و گداز اور لا انتہا درد و شوق کے وقت حضرت رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زبانِ مبارک سے یہ کلام نکلتا تھا یا لیتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا۔ مکتوباتِ قدوسیہ مین ہے۔ عین القضاۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ تواند دانستن آن حالت را کہ مصطفیٰ علیہ السلام میفرماید یالیتَ رَبُّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا اینجا حالاتِ بسیار و مقاماتِ بسیار ہست ہر مقامے

بمناسبت انقسام نشان میدہد تواند بود کہ درمقام غیرت گفتہ باشد کہ چون سر از عدم
محض بر آورد ہژدہ ہزار عالم بوجود آمد مطلوب پوشیدہ داشت کہ بطلب آن در
وجود آمد ہر ذرہ را در طلب آن یافت سر پوشیدہ بیرون افتاد و راز در بازار
آشکار اشد بغیرت نعرہ برآورد یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً و تواند بود کہ
عالم بطفیل وجود او در وجود است و شرک و کفر و دوئی ہمہ نسبت بوجود دارد
وچون نظر برین افتاد وحدہ لا شریک لہ او را گفتن سزاوار نیامد نعرہ برآورد
یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً - الحاصل یہ کلام بلاغت التیام ایسے عشق و درد سے
بھری ہوئی ہے کہ اسکا بیان لا بیان ہے ہان اگر کسی پر کچھ تتمہ بر تو اس درد کا
پڑجاے تو وہ اسکی حقیقت کو معلوم کرسکے من لم یذق لم یدر ؎

منزل عشقت مکانِ دیگر است | مردِ این رہ را نشانِ دیگر است
عاشقانِ خواجگانِ چشت را | از قدم تا سر نشانِ دیگر است

اور دوسرا جملہ قف یا محمد فان ربک یصلی اس سے زیادہ ناز و نیاز اور
عشق و سوز کا ہے یعنی عین موقعہ قرب مین جبکہ شوق حضرت رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کے گذرنے کے بعد انتہا کے درجہ کو پہنچا ہوا
تھا وہان سے یہ ناز کا حکم صادر ہوا کہ ابھی ٹھیرو مگر اس حکم مین وصال سے
انکار نہین کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کو تو ایسے موقع پر یہ حکم دیا تھا کہ لن ترانی
اور یہان صرف قدرے توقف کا کرشمہ دکھلایا مگر اتنا بھی عین وقت وصال
مین عاشق جان نثار کیواسطے کچھ عجیب کیفیت دکھلانے والا ہے اور فان
ربک یصلی کے معنی یہ ہین فان ربک یثنی علی نفسہ یعنی اللہ کریم اپنی

ثنا کرنے مین مصروف ہے۔ فقال الرسول لجبرئیل علیہ السلام ما صلوۃ الرب یا فقال جبرئیل صلوتہ ثناءہ علی نفسہ ۵

راز درون پردہ ز رندان مست پرس کین حال نیست صوفی عالی مقام را

زیادہ نیاز۔

مکتوب دوم

حضرت مخدومی مطاعی دام ظلکم - آداب و نیاز۔ گرامی نامہ وارد ہوا مشرف فرمایا رمضان المبارک مین فرصت نہ ہونیکے سبب جواب مین دیر ہوئی آپ نے جو پوچھا ہے کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا کا عطف لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ پر کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ یہ امر ہے وجوب کو چاہتا ہے اور وہ نہی ہے حرمت کا مقتضی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس آیہ کریمہ مین اوامر سے انکے اضداد مراد ہین یعنی لفظون مین تو امر مذکور ہے مگر مقصود اسکا لازم یعنی نہی اوسکی ضد سے ہے اور قرینہ ضد امر کے مراد لینے کا تحریم ہے فَاِنَّ التَّحْرِیْمَ بِاعْتِبَارِ الْاَوَامِرِ یَرْجِعُ اِلٰی اَضْدَادِھَا اس صورت مین تقدیر جملہ بالوالدین احسانا یہ ہوئی اَنْ لَّا تُسِیْئُوْا اِلَی الْوَالِدَیْنِ اور فائدہ اسطرح لانے سے یہہ ہوا کہ والدین کی تعظیم مین زیادہ مبالغہ کا حکم دیا۔ یعنی یہی کافی نہین کہ ان کے ہمراہ برائی نہ کرو بلکہ ان کے ہمراہ احسان کرو۔ اگر صیغہ نہی لاتے تو یہہ فائدہ حاصل نہ ہوتا یہ کمال درجہ کی فصاحت ہے اور ترجمہ لفظی اسیطرح کرین گے جیسا کہ مترجم قرآن مین لکھا ہے یعنی نہ شریک بناؤ ساتھ اللہ کے کسی کو اور والدین کے ہمراہ احسان کرو یعنی انکے ہمراہ بدسلوکی

حرام ہے یہ اسلوبِ کلام کسی فائدہ خاص کی غرض سے متکلمِ فصیح بدل دیا کرتا
ہے اور فائدہ وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا - صوتِ سرمدی کا غلبہ بہت ہی مفید
ہے مگر چلتے پھرتے برابر اسکا خیال رہنا چاہیئے یہانتک کہ بازار مین شور وغل
ہوتا ہو اور نقارہ بجتے ہون تو یہ آواز بدستور مسموع ہوتی رہے اگر ایسا ہوجاوے
تو ایک صورت فنا کی پیدا ہوجاتی ہے اور تجلیات کا ظہور ہونے لگتا ہے
اقتباس الانوار مین کئی جگہ صوت سرمدی کو خوب لکھا ہے اس ہفتہ مین غالباً
تین دفعہ آپ کو خواب مین دیکھا اور ہر ایک مرتبہ اچھا دیکھا ایک دفعہ یہ دیکھا
کہ مین آپ کے واسطے دسترخوان بچھانے اور کھانا منگوانے کی فکر مین دوڑا
پھرتا ہون یکایک جو مین آپ کی طرف آیا تو آپ کے سامنے دسترخوان اور
کھانا اچھا پہلے ہی سے سجا ہوا تھا ایک دفعہ یہ دیکھا کہ آپ اور مین بمقام رڑکی
موجود ہین اور دربارِ شریف مین حاضر ہونے کی فکر کرتے ہین مگر یہ ڈرتا ہون
کہ آنا تو اور کام کو ہوا اور پھر حاضری دربار شریف کی مناسب نہین براہِ راست
ارادہ کرکے گھر سے چلنا چاہیئے اسوقت سے میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ
کہ اس سفر میرٹھ مین ہو سکے تو دربار شریف مین بھی حاضری ہوجائے مگر پہلے
وہان کی حاضری ہو پھر میرٹھ - جسکی صورت یہ ہے کہ جلسہ ندوہ جمعہ اور ہفتہ اور
اتوار کو ہوگا - ہم جمعرات کی صبح کو سہارنپور سے دربار شریف پہنچکر تمام دن حاضر
رہین شام کو واپس آکر میرٹھ پہنچین خواہ آپ انبالہ کے رستہ آوین یا
میرٹھ ہی کے راستے سے - غرض یہ مسودہ خود بخود دل مین پیدا ہو رہا ہے
آپ بھی سوچ کر جواب دین زیادہ نیاز - فقط

مکتوبِ سوم

حضرت مخدومی مطاعی دام ظلکم - آداب و نیاز سرفراز نامہ صادر ہوا مشرف او ر سرفراز فرمایا جو کچھ حال زیر باری اخراجات دہلی وغیرہ تحریر فرمایا فی الواقع صحیح ہے اسکے جواب مین بجز دُعا ازدیاد فراخی اور کیا عرض کیا جاے کیونکہ آپ کے اخراجات ایسی ہی ہین کہ اون مین کوئی تدبیر کارگر نہین ہوسکتی ہے اور تعلقات زیادہ ہونے کے سبب بڑھتے ہی جاتے ہین یہ دل پر یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ آپ ہمیشہ کو تا زندگی خوش رہین گے اور خرچ سے کبھی تنگ نہ ہون گے مگر اسقدر انتظام ضروری ہے کہ قرض سے زیر بار نہ ہون یہ عادت اکثر نیکون کو انجام کار تکلیف شدید پہچاتی ہے مگر بعض صحابہؓ کے حالات صحاح ستہ مین موجود ہین اس سے معلوم ہوتا ہے بوجہ مروّت وسخاوت تمام عمر قرضدار رہے اور بعد وفات اولاد نے قرض اون کا ادا کیا بہر کیف آپ کے ہر کام مین امداد غیبی آپ کے شامل حال ہے اور سلف صالحین سے ماشاء اللہ آپ کے حالات ملتے جلتے ہین الحمد للہ حضرت مخدومی اپنی اصلی کام مطالعہ کتب اولیاء کرام مین مصروف رہتے ہین جو کچھ حضرت مخدومی نے بابت مرتبہ لاتعین ذاتِ بحت سوال فرمایا صحیح اور بجاے خود ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اسم اسکو کہتے ہین جو مسمیٰ پر دلالت کرے عام اس سے کہ مسمیٰ متعین ہو یا غیر متعین ایک ہو یا زیادہ مفصل ہو یا مجمل مثلاً عدد اسم ہے ایک مقدار غیر متناہی غیر مجتمع الاجزا کا یا زمان نام ہے حرکت ازلی ابدی کا غرض اسم اور علم کو مسمیٰ کا احاطہ اور تعین لازم نہین بلکہ غرض اسم اور علم سے یہ ہوتی ہے کہ اپنے

کہ اپنے مسمیٰ پر جس کے مقابلہ مین وضع کیا گیا ہو دلالت کرے عام اس سے کہ کچھ ہی حالت ہو اسی طرح لفظ اللہ علم ہے واسطے مستجمع جمیع صفات کمال کے اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ وہ ذات جو درجہ لا تعین مین ہے اس علم کے اطلاق سے متعین ہوجائے بلکہ یہہ لفظ دال اور ذات بحت مدلول ہے اور جو حضرات صوفیہ بے نام وبے نشان کہتے ہین اُن کی غرض ان اسماء کی نہین ورنہ یہہ صریح مخالف ہے اس حدیث کے اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا۔ اور قرآن کے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا۔ بلکہ انکا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات محیط المحیط اطلاق سے مطلق تعینات سے مبرا۔ نشانات سے منزہ ہے ایسا نام ونشان اسکا نہین جو ہم کچھ سراغ لگا سکین اور ادراک اسکا محال ہے پھر نشان کہان نہ متصل ہے کہ جسمیت سے پاک ہے نہ منفصل ہے بلکہ شہ رگ سے نزدیک ہے۔ ۵

باہمہ تنہا و با تنہا ہمہ	باہمہ وبے ہمہ و باہمہ

اور سچ یہی ہے کہ اسکا نور بوجہ غایت ظہور عیان ضرور ہے لیکن ہماری آنکھون سے پنہان ہے خلاصہ یہہ ہے کہ لفظ اللہ علم ہے ذات بحت لاتعین کا اور یہہ علم ہونا اسکی عدم تعین کے منافی نہین ہان ضرور علمیت تعین چاہتی ہے وہ اس جگہ یہہ ہے کہ لفظ اللہ کا اطلاق اس ذات کے سوا اور کسی دوسری چیز پر نہین کرسکتے اور یہی غرض اصلی اعلام سے ہوتی ہے جو لازم آیا وہ اسکی عدم تعین کے مخالف نہین اور جو مخالف ہے وہ لازم نہین آیا دقت بلا کا پورا ہونے والا ہے ورنہ اور کچھ عرض کرتا اگر حضرت مخدومی ارشاد فرمائینگے

تو اسی بحث اور تحقیق مین حضرت مخدومی کے نامِ نامی پر دو جزو کا رسالہ طیار کر دون گا ان شاء اللہ تعالیٰ - آجکل ردِ شیعہ مین ایک کتاب لکھ رہا ہون دس جزو ہو چکے دس اور ہون گے ان شاء اللہ - مسلمانون کو اس سے بہت فائدہ ہوگا ایک رسالہ اثباتِ حیوٰۃ انبیا و اولیا مین زیرِ مسودہ ہے اگر وہ طیار ہو گیا تو اسکو باعثِ نجاتِ خود سمجھونگا اگر حضرت مخدومی کی ہمرکابی ہوئی تو بہتر ورنہ نیازمند کا مصمم ارادہ پانی پت کا ہے ان شاء اللہ تعطیلِ دسمبر مین گذارون گا - زیادہ حدِ ادب -

مکتوب چہارم

حضرت مخدومی مطاعی دام ظلکم - بعد آداب و نیاز گذارش ہے سرفراز نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا حضرت نے بہت ہی اچھا کیا تو نزہت السالکین کو دیکھنا شروع کیا اس کو اول سے آخر تک دیکھنا چاہیئے خود دیکھین یا منشی عبد اللہ صاحب ہون مگر اس رستہ کے ناواقف سے نہ سُنین اسین کچھ فائدہ نہین تصورِ شیخ اصل اصول ہے مگر محبت طرفین پر موقوف ہے جس قدر طالب کو شیخ سے اور شیخ کو طالب سے محبت ہوگی تصور زیادہ ٹھیک ہوکر باعث فیضان ہو جائیگا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل اس کام مین آپ بر حالت عمدہ ہے قول جمیل مین لکھا ہے وَ الرُّکْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّیْخِ عَلٰی وَصْفِ الْمَحَبَّۃِ وَ التَّعْظِیْمِ وَ مُلَاحَظَۃُ صُوْرَتِہٖ بالفعل جو مراقبہ آپ نے شروع کر رکھا ہے وہ کرتے جایئے اور جہان تک ہو سکے خیالات مین یکسوئی پیدا کیجئے آپ کا کام بنا بنایا ہے اور میان صاحب نے جو کچھ لکھا ہے

کہ خود را در صورت شیخ و شیخ را در صورت خود داند یہہ امر کچھ عرصہ اور مشاقی کے بعد بتدریج پیدا ہوجاتا ہے اور درحقیقت یہہ نے الجملہ مکاشفہ ہے جو کچھ صفائی ہوجانے پر کھلجاتا ہے ابھی تو بحالتِ شغل یا مراقبہ یہی تصور برزخ شیخ چاہیئے کہ فیضان حضرت ربّ العزت جو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ ہے وہ بواسطہ اس مظہر کے پہنچ رہا ہے پہنچا رہے مشاقی اور طرفین کے زیادہ ارتباط بڑھتے بڑھتے ہمشکل ہوجاتے ہین غالباً اس معاملہ مین مصنف نزہتہ السالکین نے بھی لکھا ہوگا میرے نزدیک جو آپ کو قبولیت حاصل ہے وہ اسی کی برکت ہے پھر ظاہر فیضان عرفان ہونے کا مانع اور کوئی چیز نہین بجز اسکے کہ خیالات متفرق مین یکسوئی ہونے پر فوراً آپ کو کھلنا شروع ہوجاویگا۔ یکسوئی ہونے سے یہ مراد نہین کہ تعلقات دینی نہون بلکہ دل مین اونکی جگہ نہ ہو مثلاً مراقبہ کی طرح شغل ذکر اوراد مصلے پر بیٹھکر ہر طرف سے خیال کو ہٹا کر پڑھتے جائین اللہ کریم کی ذات سے امید ہے کہ بے محنت آپ کو وہ حاصل ہوگا جو دوسرون کو محنت سے نہ حاصل ہوتا ہو وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم زیادہ حد ادب۔ مشتاق احمد۔ از لدھیانہ

مکتوب پنجم

حضرت مخدومی مطاعی دام ظلکم۔ آداب و نیاز۔ سرفراز نامہ صادر مشرف فرمایا۔ مولوی نصیر الدین صاحب کی رضامندی کا حال سُنکر دل خوش ہوا فی الواقع دہلی جانے مین آپ کو سخت زیر باری ہوگی بہت کچھ دینا

پڑتا ہے آپ اپنی عادتوں مین کمی فرماتے نہین زیادہ ہی بڑھاتے جاتے
ہین لہذا دہلی کا ارادہ ملتوی فرمایئے ہان بآسانی خرچ کی صورت ہوجائے
اور وہان جاکر حد سے زیادہ سخاوت نہ کرین تو مضائقہ نہین۔ یہان
مدرسون نے زور لگا رکھا ہے کہ کسی طرح ۲۲ کو چھٹی ہوجائے لہذا حضرت
اپنے ارادہ سے ۲۰ دسمبر تک آگاہ فرمائین مین انبالہ ٹھرا ہون گا۔ میرا ارادہ
پانی پت کا مصمم ہے اگر حضرت مخدومی کا جانا ہو کم سے کم دو شب قیام کرین
دیکھیئے ان شاء اللہ مزار حضرت مخدوم شمس الدین ترک شاہ ولایت قدس اللہ سرہٗ
سے کیسا فائدہ پہنچتا ہے پہلے جب کبھی آپ نے زیارت کی ہوگی وہ اور
زمانہ تھا اب ان شاء اللہ طبیعت مین مذاق آیا ہوا ہے اب کچھ اور ہی کیفیت
پیدا ہوگی بشرطیکہ دو شب وہان قیام ہو جو عبارت تحفہ مرسلہ تحریر فرمائی
بظاہر مطلب سکا یہہ ہے اِنَّ ذٰلِكَ الوُجُودَ لَيْسَ لَهٗ شَكْلٌ وَّلَا حَدٌّ
وَّلَا حَصْرٌ (یعنی فی مرتبۃ الذات) ومع ھذا ظہر تجلّٰے بِالحَدِّ وَالتَّشَكُّلِ
(ای فی مرتبۃ الظہور وصفاتہ) وَلَمْ يَتَغَيَّرْ عَمَّا كَانَ مِنْ عَدَمِ الشَّكْلِ وَعَدَمِ الحَدِّ
بَلِ الْاٰنَ كَمَا كَانَ وَاِنَّ الوُجُودَ وَاحِدٌ (ہذا باعتبار الذات) وَالْاَلْبَاسُ
مُخْتَلِفَةٌ وَّمُتَعَدِّدَةٌ (بلحاظ الشیونات وَالظہوراتِ) خلاصہ یہہ ہے کہ مرتبہ ذات
مین شکل وحد وحصر وغیرہ لوازم جسمانیات سے پاک ہے اور مرتبہ صفات
مین ظاہر اور متجلی ہے۔ ظہور اور تجلی ظاہر بحد اور شکل کی نہین ہوسکتی مگر اس
مرتبہ ظہور صفات مین جو شکل وحد لاحق ہوئی اوس سے مرتبۂ ذات مین تغیر
مین تغیر لازم نہین آیا بلکہ وہ مرتبہ بدستور الآن کما کان ہے بلحاظ اعتبارین

مختلفین حدود عدم حد تشکل و عدم تشکل پائی گئی اور اوس مین کچھ محذور نہین لازم آیا
علم الیقین کے متعلق تو اسیقدر شرح اسکی ہوسکتی ہے مثلاً دریا اور حباب اگر
حباب کے تعین کو جو عارضی ہے اُٹھا دیا جائے تو پھر دریا ہی دریا ہے۔
حباب کے ہونے سے اوس مین کچھ تغیر نہین آیا اور جب حباب کے تعین کا
لحاظ کیا جائے ہر چند وہ اشئ ہے مگر بلحاظ تعین دریا سے جدا ہے۔ مگر
عین الیقین اور حق الیقین بے مجاہدہ و حصولِ فناء تام ہرگز حاصل نہین ہوسکتے
اسکے بعد تحفہ مرسلہ کے آخر مین فرمایا لَا یَعْلَمُ هٰذَا الْاِدْرَاكَ اِلَّا الْخَوَاصُّ۔ اور
جب عین الیقین بھی حاصل نہ ہوا تو اس مسئلہ مین دل کو بے چین کرنا نہین
چاہیئے وہ کتاب دیکھنی زیادہ مفید ہے جس سے عشق الٰہی پیدا ہو اور طبیعت
مین جوش دل مین خروش آنکھ مین آنسو زبان پر آہ ہو۔ اب حضرت مخدومی
شملہ سے نفحات الانس منگا کر دورہ مین اسے تمام کرین یا اسرار الاولیا و ملفوظات
حضرت بابا صاحب قدس اللہ سرہ طلب کرلین تحفہ مرسلہ اور اسی قسم کی توحید
کے رسالہ ہمین آپ کو بوجہ مبتدی ہونے کے چندان فائدہ پہونچانے والے
نہین ہین ہمین ضرورت ایسی کتاب کے دیکھنے کی ہے جو افسردہ دل کو شگفتہ
اور مردہ طبیعت کو زندہ کردے جب زندگی ہوگی تو طلب خواہ مخواہ پیدا ہوگی اور
جب طلب کا سلسلہ شروع ہوگا مطلوب کو توجہ ہوگی فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ
ادھر سے کچھ توجہ ہوئی اور بیقراری شروع ہوئی۔ صحیح مسلم مین حدیث قدسی
ہے وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً ترجمہ

جو میرے سے ایک بالشت نزدیک ہوئیں گز بھر نزدیک ہوتا ہون اور جو گز بھر نزدیک ہوئیں دو گز نزدیک ہوتا ہون اور جو میری طرف آہستہ چلکر آوے مین دوڑکر اسکے پاس پہونچتا ہون غرض جب وہ یون توجہ فرماوے تو بتلاے کیونکر قرار کو قرار۔ اختیار کو اضطرار پیدا نہ ہو۔ جہانتک تجربہ سے معلوم ہوا۔ حالات اولیاء اللہ دیکھنے سے طبیعت جوش مین آجاتی ہے اور مسائلِ توحید پر صرف علم الیقین حاصل ہو جانے سے اکثرون کو افسردگی دل سے دُور ہو جاتی ہے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اور بعض خواص کو تو یہی مضامین لے اُڑتے ہین وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ العبد العاصی مشتاق احمد انبھٹوی چشتی صابری

نقل خط مولوی عبد الستار صاحب

مخدومی و مکرمی حضرت مولٰنا مولوی مشتاق احمد صاحب مدظلکم العالی۔

بعد تسلیم و نیاز معروض خدمت ہے۔ گرامی نامہ صادر ہوا مشکور فرمایا مزار شریف کی نسبت جو کچھ آپ نے سُنا واقعی ہے۔ مجھسے غلطی ہوئی۔ مزار شریف کھولا گیا مگر دیکھنے کا ارادہ ہرگز نتھا۔ تعمیر مزار کی ترکیب سمجھنے مین غلطی ہوئی۔ مین نے لحد کے متصل سے دیوارون کی بنیاد اٹھانا خیال کیا اور اوس کے لئے لحد تک مٹی کا اُٹھانا ضروری تھا اور اوس وقت مولوی محمد شفیع صاحب اور منشی دوست محمد خان صاحب ساکن مظفر نگر بھی موجود تھے مگر فرد وہان کو کام کرتے ہوئے دیکھکر چلے گئے اور اوس وقت راج بھی تھے جو علیحدہ اینٹین گھڑتے تھے مگر کسی نے یہ نہ کہا کہ یہ کیون کیا جاتا ہے خیر جو کچھ ہوا۔ نوبت بانجا رسید کہ مزدور کی مٹی اوٹھانے سے جب تختہ ظاہر ہوا۔ چونکہ تختہ بہت پُرانا بوسیدہ ہو گیا تھا

تھوڑا سا ٹوٹ گیا اور ذرا سا سوراخ ہوگیا قدمون کی طرف - یعنی جب دیکھا تو
تو اس سوراخ کو خود اپنے ہاتھ سے بند کرنا چاہا چنانچہ لحد سے بالکل علیحدہ اطراف کی
دیوارون مین پاؤن رکھنے کی جگہ بنا کر جس سے لحد پر مطلق اثر نہ ہوا اندر اُترا اور قریبًا
ایک منٹ تک کبھی میری نظر اسی تختہ شکستہ پر تھی اور کبھی کفن مبارک پر - اُسوقت
ایک عجب حالت تھی کفن مبارک بالکل صحیح سالم اور نہایت سفید جیسا نو خرید بازار
ہوتا ہے کبھی اوسکے دیکھنے سے دل خوش ہوتا تھا اور کبھی اُسپر خاک کی آلودگی
دیکھکر رنج ہوتا تھا اور اپنے شامت اعمال سے خوف معلوم ہوتا تھا حتی کہ مصلحت
سمجھکر وہ تختہ شکستہ سوراخ پر رکھدیا اسکے بعد دفعتًہ لحد شریف بلا کسی قسم کے
خود بخود کھل گئی اُسوقت تمام کفن از سر تا قدم بشیک مین نے دیکھا مگر کفن مبارک پر
۱۶ ماہ کے عرصہ کے بعد ذرہ برابر دھبّہ بھی نہ تھا جسد اطہر پر کیونکر خیال آلودگی
کا ہو سکتا ہے ہر چند دل تقاضا کرتا تھا مگر چہرۂ مبارک سے کفن اُٹھانے کی
مجھ مین جرأت نہ ہوئی - بڑی خرابی یہہ ہوئی کہ تختہ لوسٹنے سے کسی قدر مٹی جو نیچے
مٹی نکالنے مین مصروف ہوا اور تختہ ہاے جدید مضبوط منگا کر بعد صفائی مٹی کے
احتیاط کی ساتھ بند کر دیا گیا - اصلی حال عرض کر دیا گیا آپ دعا فرما دین کہ
اوس وقت جو بے ادبی ہوئی ہو اللہ سبحانہ معاف فرما دے -

عاجز جامع مکتوبات اپنی اولاد اور اپنے ہم مشرب دوستون اور عزیزون کو
وصیت کرتا ہے کہ اوّل سب سے مقدم شرع شریف کا اتباع ہے کسی حالت
مین حتی الوسع شرع شریف کے ایک جزئی مسئلہ کو ہاتھ سے نہ دین - اپنے
معاملات اور لین دین ہر اک امر مین اتباع ہی مین اپنی سعادت سمجھین -

بعد اتباع شرع شریف اہل طریقت اور صوفیاے کرام سے محبت رکھین
اور جہان تک میسّر ہو ان کی صحبت کو غنیمت جانین خدمت بجالانے اور
ان کے سامنے تواضع سے دریغ نہ رکھین مجھے یہ فقرہ حضرت شیخ محدّث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا بہت ہی پسند ہے کہ لَا یُقَدِّمُ عِلْمَ الْبَاطِنِ عَلَی الظَّاهِرِ وَلَا یَکْتَفِیْ
بِالظَّاهِرِ عَنِ الْبَاطِنِ۔ وَهٰذَا اٰخِرُ الْکَلَامِ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ اَلْفَ اَلْفَ صَلَوَاتٍ وَسَلَامٍ۔
حُرِّرَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ شہر صفر سنہ اَلْفٍ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ
مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُقَدَّسَةِ عَلٰی صَاحِبِهَا اَلْفَ اَلْفَ صَلَوَاتٍ وَتَحِیَّاتٍ ؁

تمت